اعتقادات

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

البلاغ المبین
اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

اعتقادات

از

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

البلاغ المبین

اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

نوٹ: چونکہ زیر نظر کتاب کے مؤلف مکتب اہل بیت (ع) کی اہم ترین کتب حدیث کتب اربعۃ میں سے ایک کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے مؤلف ہیں، لہذا یہ کتاب بذات خود ایک اہم مصدر کی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے اس میں موجود روایات کے دیگر مصادر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(ادارہ)

نام کتاب: الاعتقادات

مؤلف: ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ المعروف الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

تاریخ طبع: جنوری ۲۰۰۶ء / ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ

تعداد: پانچ ہزار

ناشر: البلاغ المبین۔ اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر ۳۹۹ ۔ اسلام آباد ۔ پاکستان

ای میل: info@al-balagh.org

ویب: www.al-balagh.org

ہدیہ: چالیس روپے

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ [1]

کہیں گے: ہائے ہماری شامت! ہماری خواب گاہوں سے ہمیں کس نے اٹھایا؟ یہ وہی بات ہے، جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔

اس کے مانند بکثرت آیات ہیں۔ پس صحیح طور سے ثابت ہوا کہ پچھلی امتوں میں رجعت ہوئی۔

چونکہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے:

یکون فی هذه الامة ما کان فی الامم السابقة حذو النعل بالنعل و القذة بالقذة فیجب علی هذا الاصل ان یکون فی هذه الامة رجعة۔

جو واقعات گزشتہ امتوں میں ہوئے ہیں، وہ بالکل میری امت میں بھی ہوں گے، جیسے ایک نعل دوسری نعل کے اور ایک تیر کا پر دوسرے تیر کے پر کے مطابق ہوتا ہے۔ لہٰذا اس قاعدہ کے بموجب اس امت میں رجعت کا ہونا لازم ہوا۔

ہمارے برادران اہل سنت نے روایت کی ہے:

انه اذا خرج المهدی نزل عیسی بن مریم من السماء فصلی خلفه۔

جب امام مہدی ظہور فرمائیں گے تو اس وقت عیسیٰؑ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور ان حضرت کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حضرت عیسیٰؑ کا زمین پر نزول اور دنیا میں ان کا رجوع ان کی موت کے بعد ہوگی۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے:

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى إِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ [2]

---

[1] یٰس:۵۲ [2] آل عمران:۵۵

جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ اب میں تمہاری مدت پوری کر رہا ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

خدا نے فرمایا:

الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا [1]

اور زمین کو آپ صاف میدان دیکھیں گے اور سب کو ہم جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا [2]

اور جس روز ہم ہر امت میں سے ایک ایک جماعت کو جمع کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتی تھیں۔

الغرض جس دن (قیامت) تمام آدمی محشور ہوں گے، وہ اور ہوگا اور جس دن گروہ گروہ محشور ہوگا (رجعت)، وہ اور ہوگا۔

خدا نے فرمایا:

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ [3]

اور یہ لوگ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں: جو مر جاتا ہے اسے اللہ زندہ کر کے نہیں اٹھاتا، کیوں نہیں اٹھائے گا؟ یہ ایک ایسا برحق وعدہ ہے جو اللہ کے ذمے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اس سے مراد رجعت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ [4]

تاکہ اللہ ان کے لیے وہ بات واضح طور پر بیان کرے جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔

اس اختلاف کا ثمرہ دنیا ہی میں ظاہر ہوگا، نہ کہ آخرت میں۔ میں ایک رسالہ مستقل لکھوں گا جس میں رجعت کی کیفیت اور اس کے ہونے کی صحت پر دلیلیں درج

---

[1] الکہف:۴۷ [2] النمل:۸۳ [3] النحل:۳۸ [4] النحل:۳۹